آرمی چیف سے صدر تک کا سفر.....

انہوں نے 6 اکتوبر 1998ء میں اس وقت وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی مہربانی سے آرمی چیف کا منصب سنبھالا تھا، ان کے آرمی چیف کا منصب سنبھالنے کے کچھ عرصہ بعد ہی کارگل کے نلک بوس پہاڑوں پر معرکہ برپا ہوگیا، اور جب کارگل کا معرکہ لڑا جا رہا تھا تو وہ بطور آرمی چیف جہاد اور مجاہدین کے زبردست حامی تھے، اس دوران انہوں نے ملکی اور غیر ملکی میڈیا سے جب بھی گفتگو کی تو دوٹوک انداز میں جہاد کو اللہ پاک کا حکم قرار دیا، مجاہدین کشمیر کا بھرپور دفاع کیا.....پھر 12 اکتوبر 1999 کا سورج طلوع ہوا تو انہوں نے اپنے ہی مہربان وزیر اعظم نواز شریف کا تختہ الٹ کر انہیں حوالہ زندان کر دیا، بعد ازاں میاں صاحب کو مختلف مراحل سے گزارنے کے بعد سعودی عرب چلتا کر دیا گیا، پھر وہ آرمی چیف کے ساتھ ساتھ ملک کے چیف ایگزیکٹو بھی بن بیٹھے، 11 ستمبر 2001ء کو جس وقت خونخوار طیارے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کے ناعداؤں پر قیامت ڈھا رہے تھے، اس وقت انہیں ملک کا چیف ایگزیکٹو بنے ہوئے تقریباً 23 ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا، ان 23 ماہ میں امریکہ سمیت پوری مغربی دنیا انکی حکومت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھی، لیکن جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر تباہی نازل ہوئی تو وہ امریکہ سمیت پوری مغربی دنیا کی آنکھوں کے تارے بن گئے، پھر انہوں نے امریکہ کی نام نہاد دہشتگردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے پاکستان کی سرحدات کے محافظ، افغانستان کے طالبان سے عہد شکنی اور غداری کی نئی تاریخ رقم کی، قبائلی علاقوں میں ایک لاکھ فوجی متعین کئے اور وہاں غیر ملکیوں کے خلاف پاکستان کی تاریخ کا انوکھا آپریشن شروع ہوگیا، آپریشن کی وجہ سے دونوں طرف سے ان گنت پاکستانی موت کی وادیوں میں کھو گئے، افغانستان میں موجود نیٹو فورسز نے متعدد بار پاکستانی علاقوں میں گھس کر پاکستانی مسلمانوں کا قتل عام کیا، مگر وہ اس قدر مجبور اور بے بس تھے کہ نیٹو فورسز کے ہاتھوں پاکستانی علاقوں اور مسلمانوں کو نہ بچا سکے، خون بہتا رہا لاشیں گرتی رہیں کبھی باجوڑ، کبھی شمالی تو کبھی جنوبی وزیرستان میں، امریکی طیارے افغانستان سے اڑان بھرتے اور ان علاقوں میں آگ برسا کا واپس چلے جاتے، پھر انہوں نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا غلغلہ بلند کیا، جب روشن خیالی نصف النہار پر پہنچی تو قوم نے میراتھن ریس میں لڑکیوں اور لڑکوں کو کچھے پہنے لاہور کی سڑکوں پر بھاگتے ہوئے دیکھ کر دانتوں تلے انگلیاں دبا لیں.....معرکہ کارگل کے دوران وہ جن مجاہدین کی تعریفوں کے پل باندھا کرتے تھے، وہی مجاہدین ان کی آنکھوں کا کانٹا بن گئے، جہادی تنظیموں کو ملک میں کالعدم قرار دے دیا گیا، سفارت کاری کی تمام اخلاقی قدروں کو پامال کرتے ہوئے افغان سفیر ملا عبدالسلام ضعیف کو پابجولاں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا، اگر دہشتگرد قرار دیکر امریکہ کے حوالے کئے جانے والے 600 سے زائد سرفروشوں کی المناک داستان لکھی جائے تو اس کیلئے کئی دفتر درکار ہونگے، سردست صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں، کہ جس جس کو بھی امریکہ کے حوالے کیا گیا اس کے عوض انہیں ڈالر ملتے رہے ایک آرمی چیف اور صدر کی حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے امریکہ کے کہنے پر مساجد اور مدارس کی اصلاح کا بیڑہ اٹھا لیا، انہیں یہ شوق بھی چرایا تھا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کا ایسا نقشہ پیش کریں کہ جو امریکہ سمیت ساری مغربی دنیا کو قبول ہو، اس کام کیلئے انہیں مغربی دنیا کی مکمل سپورٹ اور سرپرستی حاصل رہی، انہیں تاریخ میں اپنا نام رقم کروانے کا بھی بڑا شوق تھا اور اس شوق کا اظہار وہ کئی موقعوں پر کر چکے تھے، پاکستان کے سولہ کروڑ عوام وخواص میں شاید وہ واحد شخصیت تھے کہ وہ جو کام بھی کیا کرتے بعد میں اسے ''تاریخی'' قرار دے دیتے، اگر یوں کہا جائے کہ وردی کے رعب سے انہوں نے بے شمار کام ایسے کئے کہ جس کو وہ فخر سے اپنا ''تاریخی'' کارنامہ قرار دیتے رہے تو زیادہ صحیح ہوگا، مثلاً انہوں نے راتوں رات، مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے متعدد ''لوٹوں'' کے تعاون سے ق لیگ اور پیٹریاٹ کی شکل میں نئی جماعتیں کھڑی کرنے کا ''تاریخی'' کارنامہ سرانجام دیا اور پھر ان کے تعاون سے ایک لیس حکومت قائم کر جو کہ پہلی مرتبہ اپنی مدت پوری کر کے ''تاریخی'' بن گئی.....پھر جس اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر وہ اسے ''تاریخی اسمبلی'' قرار دیتے ہوئے نہیں تھکتے تھے اسی اسمبلی کو ان کے شیر افگن نیازی جیسے وزیر ایک بدتمیز اور غیر مہذب اسمبلی قرار دیتے رہے انہوں نے ''وردی'' کی طاقت سے 5 سال میں 3 وزیر اعظم بدلنے کا ''تاریخی'' کارنامہ سرانجام دیا..... پہلے میر ظفر اللہ جمالی وزیر اعظم بنے، پھر چند ماہ کیلئے چوہدری شجاعت حسین نے وزارت عظمیٰ کا لطف اٹھا لیا، بعد ازاں وزارت عظمیٰ کا ہما شوکت عزیز کے سر پر بٹھا دیا گیا، انہوں نے وردی کی طاقت سے دو مرتبہ چیف جسٹس آف پاکستان کو معزول کر کے اک نئی ''تاریخ'' رقم کی..... 60 سال میں پہلی مرتبہ 4 ستمبر 2006 سے لیکر تادم تحریر سینکڑوں پاکستانی مائیں، بہنیں، بیٹیاں اسلام آباد کی سڑکوں پر اپنے پیاروں کی تلاش میں مسلسل احتجاج کر رہی ہیں، مسلسل احتجاج کی یہ ''تاریخ'' بھی ان کی طاقت کی وجہ سے ہی بن سکی، جس فوج کو پاکستان کے گلی کوچوں میں سلام عقیدت پیش کیا جاتا تھا، پاکستان کے عوام خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس ادا کر کے جس فوج کا بجٹ پورا کیا کرتے تھے، پھر اسی فوج پر کبھی تربیلا غازی اور کبھی حمزہ کیمپ، کبھی جہلم چھاؤنی اور کبھی سوات میں خودکش حملوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا، فوج اور عوام میں دوریاں پیدا کرنے کی ''تاریخ'' بھی انہوں نے ہی رقم کی، انہوں نے سترھویں ترمیم کی منظوری کے وقت ایم ایم اے کے ساتھ معاہدہ کیا اور پھر TV سکرین پر آ کر قوم سے وعدہ کیا کہ میں 31 دسمبر 2004ء کو وردی اتار دوں گا، لیکن اسکے باوجود وردی نہ اتار کر انہوں نے عہد شکنی کی نئی ''تاریخ'' رقم کی، انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو

تباہ کروا کر ایسا عبرتناک کارنامہ سرانجام دیا کہ جس کو یاد کر کے صدیوں مسلمان روتے رہیں گے، معلوم انسانی تاریخ میں شاید یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ ایک اسلامی ملک کی فوج نے اپنی ہی قوم کی بیٹیوں پر فاسفورس بم پھینک کر انہیں زندہ جلا ڈالا، دلوں کو دہلا دینے والے اس ''تاریخی'' کارنامے کا سہرا بھی انہی کے سر جاتا ہے، ملک میں مہنگائی بڑھتی رہی، غربت سے تنگ آئے ہوئے لوگ خودکشیاں کرتے رہے ڈاکو چور لٹیرے دندناتے رہے مگر نہیں امریکہ کی خوشنودی کیلئے خود ساختہ ''انتہا پسندوں'' کے تعاقب سے ہی فرصت نہ مل سکی، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے مدرسوں، مسجدوں، علماء، مجاہدین اور طلباء کی نگرانی پر مامور رہے وہ وردی کی طاقت پر 6 سال تک قوم کو یہ ذہن دیتے رہے کہ کشمیر، فلسطین، افغانستان کو بھول جاؤ، سب سے پہلے پاکستان ہونا چاہئے.....اس نعرے کو لگا کر انہوں نے سب سے پہلے پاکستانی عوام اور عسکری اداروں کے درمیان خوفناک تصادم کی صورتحال پیدا کر دی، وزیرستان سے لیکر سوات تک، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے بال نوچنے سے لیکر پنجاب یونیورسٹی میں عمران خان کی پٹائی تک، 12 مئی کو کراچی میں گرتی ہوئی لاشوں کو دیکھ کر اسلام آباد میں کھڑے ہو کر اپنی طاقت کے مظاہرے کے اعلان سے لیکر کراچی اور لاہور میں صحافیوں اور وکیلوں کے لہولہان جسموں تک، انہوں نے کہا کہاں اپنی طاقت کا اظہار نہ کیا، واقعی وردی میں بڑی طاقت ہوتی ہے اگر وردی پہنے ہوئے ایک فوجی محاذ جنگ پر اللہ کی رضا اور اپنے ملک کی سلامتی کیلئے کفریہ طاقتوں سے ٹکراتے ہوئے شہید ہو جائے تو یہی وردی اس کیلئے جنت کا لباس بن جاتی ہے اس کا طرہ امتیاز اور افتخار بن جاتی ہے لیکن اگر وردی پہن کر اپنی قوم کو ڈرایا جائے، اپنے ہی لوگوں پر بارود برسایا جائے، اپنی ہی قوم کی بیٹیوں کا قتل عام کر لیا جائے تو پھر یہ وردی قوم میں موضوع بحث بن جایا کرتی ہے، اور مجھے یہ لکھتے ہوئے قطعاً کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا کہ انہوں نے ''وردی'' کی ساری طاقت اپنی ہی قوم کے خلاف استعمال کر ڈالی، 9 سال کے بعد 28 نومبر کو جب وہ رندھی ہوئی آواز میں فرما رہے تھے کہ ''انہیں فوج چھوڑنے کا افسوس ہو رہا ہے فوج پر انگلیاں اٹھانے والے بھٹکے ہوئے ناسمجھ لوگ ہیں، مجھے پتہ ہے کہ آج کل فوج بہت دباؤ میں ہے مگر ہم ڈیوٹی سے بھاگ نہیں سکتے'' کاش کر وہ یہ بھی قوم کو بتاتے کہ پاک فوج کس کے دباؤ میں ہے؟ دباؤ میں تو وہ ہوتا ہے کہ جس سے اسکی مرضی کے خلاف وہ کام کروائے جا رہے ہوں جو وہ کرنا نہ چاہتا ہو.....اگر ہماری بہادر فوج پر کوئی اس قسم کا دباؤ ہے تو یہ دباؤ ان پر کس نے ڈالا ہے؟ جناب صدر جس طرح فوج کو آپ اپنی فیملی سمجھتے ہیں اور آپ کو چھیالیس سالہ فوج کی رفاقت ختم ہونے پر دکھ اور افسوس ہو رہا ہے اسی طرح فوج کی فیملی پاکستان کے 16 کروڑ عوام ہیں.....عوام اور فوج کے درمیان دوریاں پیدا کرنے کی خوفناک سازش پر ہمارے دل بھی خون کے آنسو رو رہے ہیں، کسی بھی ملک کی فوج اس کے عوام کا سرمایہ افتخار ہوا کرتی ہے جب عوام پر برا وقت آئے تو فوج سینہ تان کر آگے بڑھتی ہے لیکن اگر عوام اور فوج کے درمیان خدانخواستہ نفرت کی دیواریں حائل ہو جائیں تو وہ ملک کی سلامتی کیلئے خطرہ بن جاتا ہے بہرحال جنرل (ر) سید پرویز مشرف آئندہ 5 سال کیلئے ایک دفعہ پھر سویلین صدر کی حیثیت سے دوبارہ حلف اٹھا چکے ہیں، دیکھتے ہیں کہ وہ کب تک اپنے اٹھائے ہوئے حلف کی پاسداری کرتے ہیں؟